قرآن کریم

شاہد کمال

آئینہ در آئینہ در آئینہ قرآن ہے
مصطفیٰ قرآن ہے اور مرتضیٰ قرآن ہے

جو مشیت کے لبوں پر رقص فرماتا رہا
ہاں وہی رمزِ سکوت ماورا قرآن ہے

کررہا ہے وہ جو تدوینِ نصاب کائنات
سینۂ کُن میں وہی حرفِ صدا قرآن ہے

ہے جوازِ خلقت آدم محمدؐ کا وجود
مظہر نورِ جلی نطقِ رَسا قرآن ہے

ہے تصرف میں اُسی کے عالم بود و نبود
جس کے لوح قلب پر لکّھا ہوا قرآن ہے

جس کے کشکولِ اَبد میں ہے نظام کائنات
ہاں اُسی صبح ازل کی ابتدا قرآن ہے

وہ محمدؐ ہے عروج آدمیت کا غرور
جس کے ہر موج نَفس کی انتہا قرآن ہے

سرنگوں اہلِ عجم ہیں اور فصیحانِ عرب
ساری دنیا کے لئے وہ معجزہ قرآن ہے

ہے اگر ممکن تولے آئے کوئی اس کا جواب
یوں تو اک نقطے میں یہ سمٹا ہوا قرآن ہے

دے رہی ہے یہ شبِ اسریٰ گواہی آج تک
عبد اور معبود میں اک رابطہ قرآن ہے

مصطفیٰ سے گفتگو کرتا ہے اُن کی آل سے
یہ نہ سمجھے کوئی بے صوت و صدا قرآن ہے

اُن کی عظمت کے قصیدے اور خالق کی زباں
مدح خوانِ سیرتِ اہل کسا قرآن ہے

جس کے سائے میں پلی ہے عالمِ انسانیت
مختصر یہ ہے کہ وہ لفظ دعا قرآن ہے

آیتوں میں گفتگو کرنے کے اِس انداز سے
اے کنیز سیدہ حیرت زدہ قرآن ہے

جب علی اصغر کو لے کے آئے خیمے سے حسینؑ
یوں لگا جیسے کہ ہاتھوں پر رکھا قرآن ہے

کربلا کے دشت میں انسانیت تو بچ گئی
کیا ہوا جو خاک پہ بکھرا ہوا قرآن ہے

جس نے اک آیت میں بھی ہونے نہ دی تصحیف تک
کربلا کے بعد ممنون عزا قرآن ہے

اَنفس و آفاق کو زیر و زبر کرتا ہے پھر
جب سر نوکِ سناں پر بولتا قرآن ہے

نظم ہوتے کاش اس میں قافیےؔ کچھ منفرد
جیسے مصرعے کی ردیفِ بے بہا قرآن ہے

اِس سے تو اغماض کرسکتا نہیں شاہدؔ کمال
ذہن انسانی کا حرف ارتقا قرآن ہے